دعا سکونِ قلب کا ذریعہ

رضوانہ عثمان علی آباد ضلع شیخوپورہ

دعا پر اعتماد ہی نیکی ہے جب ہم تنہائی اور خاموشی میں دعا مانگتے ہیں۔تو ہم اس یقین کا اعلان کر رہے ہوتے ہیں کہ ہمارا اللہ تنہائی میں ہمارے پاس ہے اور خاموشی کی زبان سنتا ہے دعا میں خلوص آنکھوں کو پرنم کر دیتا ہے اور یہی آنسو دعا کی منظوری کی دلیل ہیں۔ دعا مومن کا سب سے بڑا سہارا ہے۔دعا ناممکنات کو بدل دیتی ہے ۔دعا حالات بدل دیتی ہے۔دعا گردش روزگار کو روک سکتی ہے۔دعا آنے والی بلاؤں کو ٹال سکتی ہے۔دعا میں بڑی قوت ہے جب تک سینے میں ایمان ہے دعا پر یقین رہتا ہے جس مسلمان کا دعا پر یقین نہیں اس کے سینے میں ایمان نہیں۔اللہ سے دعا کرنی چاہیے کہ وہ ہمیں دعاؤں کی افادیت سے مایوس نہ ہونے دے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

امن یجیب المضطر اذادعا ہ و یکشف السوء و یجعلکم خلفاء الارض. ء اله مع الله قلیل ما تذکرون (النمل)

بے کس کی پکار کو جبکہ وہ پکارے کون قبول کر کے سختی کو دور کرتا ہے؟اور تمہیں زمین کا نائب بناتا ہے کیا اللہ کے ساتھ اور معبود ہیں؟تم بہت کم عبرت ونصیحت حاصل کرتے ہو۔

سختیوں اور مصیبتوں کے وقت پکارے جانے کے قابل اسی کی ذات ہے بے کس بے بس لوگوں کا سہارا وہی ہے گرے پڑے،بھولے بھٹکے مصیبت زدہ اسی کو پکارتے ہیں اسی کی طرف لو لگاتے ہیں۔جیسے فرمایا:

واذا مستکم الضرفی البحر ضل من تدعون الا یاہ (بنی اسرائیل)

ترجمہ: جب تمہیں سمندر کے طوفان زندگی سے مایوس کر دیتے ہیں تو تم اسی کو پکارتے ہو اسی کی طرف گریہ وزاری کرتے ہو اور سب کو بھول جاتے ہو۔اسی کی ذات ایسی ہے کہ ہر ایک بے قرار وہاں پناہ پا سکتا ہے۔ایک شخص نے رسول کریم ﷺ سے دریافت فرمایا کہ حضور ﷺ!آپ ﷺ ہمیں کس چیز کی طرف بلا رہے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا اللہ کی طرف جو اکیلا ہے جس کا کوئی شریک نہیں جو اس وقت تیرے کام آتا ہے جب تو کسی پھنساو میں پھنسا ہوا ہو۔وہی ہے کہ جب تو جنگلوں میں راہ بھول کر اسے پکارے تو وہ تیری رہنمائی کر دے تیرا کچھ کھو گیا ہو تو اس سے التجا کرے تو وہ اسے تجھ کو ملا دے قحط سالی ہوگئی ہو اور تو اس سے دعائیں کرے تو وہ موسلا دھار بارش برسا دے۔

آپ ﷺ نے فرمایا کسی کو برا نہ کہہ۔نیکی کے کسی کام کو ہلکا اور بے وقعت نہ سمجھ۔گو اپنے مسلمان بھائی سے کشادہ پیشانی سے ملنا ہی ہو۔گو اپنے ڈول سے کسی پیاسے کو ایک گھونٹ پانی کا دینا ہی ہو۔اور اپنے تہبند کو آدھی پنڈلی تک باندھے رکھ اسے نیچے لٹکانے سے بچتارہ اس لئے کہ یہ فخر وغرور ہے جسے خدا ناپسند کرتا ہے۔(مسند احمد)

دنیا میں ہر قسم کے لوگوں کو حتیٰ کہ نبیوں اور ولیوں کو بھی تکلیفیں اور مصیبتیں پہنچی ہیں۔ان نیک بندوں نے دعاؤں سے اپنی مشکل کشائی کرائی ہے۔حاجب روائی کے لئے دعا سلاح اور ہتھیار ہے۔رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں" **الدعاء سلاح المومن و عماد الدین و نور السموات والارض**"(مستدرک حاکم)

مومن کا ہتھیار دعا ہے دین کا ستون ہے اور زمین وآسمان کا نور ہے۔

اسی ہتھیار(ایمانی اخلاص)سے یونسؑ کی قوم نے آتشی بمباروں کا مقابلہ کیا تھا جس سے وہ عذاب ٹل گیا۔**الا قوم یونس فلما امنوا کشفنا عنهم عذاب الخزی فی الحیوة الدنیا و متعناهم الی حین (یونس پ ۱۱)**۔جب یونسؑ کی قوم ایمان لے آئی اور ہم نے ان سے عذاب ہٹالیا اور ایک عرصہ تک کیلئے ان کو فائدہ دیا۔اسی لیے حدیث مبارکہ ہے:**لاتعجز و ا فی الدعاء فانه لن یهلک مع الدعاء احد (ابن حبان)**

ترجمہ: دعا کرنے سے عاجز مت ہو اور اس سے غفلت مت کرو کیونکہ دعا کرنے والا ہرگز برباد و ہلاک نہیں ہوتا ہے۔دعا سے مصیبت دور ہو جاتی ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا "**لا یرد القضاء الا الدعاء** "(ترمذی)یعنی تقدیر کو دعا ہی پھیر سکتی ہے۔اللہ رب العزت ارشاد فرماتے ہیں۔**ادعو ا ربکم تضر عا و خفیة (اعراف)**

ترجمہ:لوگو!اپنے پروردگار کو گڑگڑا کر اور چپکے

چپکے پکارو۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں۔ **الدعاء هو العبادة** (ترمذی) دعا ہی عبادت ہے۔

اور فرمایا جو اللہ سے نہیں مانگتا ہے اللہ اس سے ناخوش ہوتا ہے۔ (ترمذی) یعنی دنیا کے لوگ مانگنے سے ناخوش ہوتے ہیں۔ مگر اللہ تعالیٰ مانگنے سے خوش اور نہ مانگنے سے ناراض ہوتا ہے۔ پیارے پیغمبر جناب محمد ﷺ فرماتے ہیں:

تمہارا رب بڑا ہی حیا و کرم والا ہے جب کوئی بندہ دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا کرتا ہے اور مانگتا ہے تو اس کو خالی ہاتھ واپس کرتے ہوئے شرم آتی ہے (ابوداؤد) دعا کرنے سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتے ہیں اور جو انسان اس سے مانگتا ہے اس کو دیتے ہیں۔ مگر یہ سب اسی وقت ہوگا جبکہ وہ دعا کے آداب و شرائط کو مدنظر رکھ کر اس کی پوری پوری پابندی کرے۔ ورنہ قبولیت کی امید نہیں رکھنی چاہیے۔ دعا کرنے والا بیمار کی طرح ہوتا ہے۔ بیمار اگر تندرستی چاہتا ہے تو اس کیلئے دواؤں کے ساتھ پرہیز کرنا اور نقصان دینے والی چیزوں سے بچنا ضروری ہے اور اگر وہ دوا کرتا رہا اور پرہیز نہ کیا تو صحت یابی مشکل ہو جائے گی اور ''مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی'' کا مصداق ٹھہرے گا۔ اسی طرح دعا کرنے والا اگر چاہتا ہے کہ میری دعا مقبول ہو تو اس کیلئے دعاؤں کے شرائط کی پابندی ضروری ہے۔

علامہ ابن قیمؒ سے ایک بیمار کے متعلق دریافت کیا گیا کہ اس نے بہتیرا علاج کیا اور بہت سی دعائیں کیں مگر کچھ فائدہ نہیں ہوا اس کی دنیا و آخرت تباہ ہو رہی ہے کوئی ایسا نسخہ تجویز فرمائیے کہ جس سے اسکو شفاء کلی حاصل ہو تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہر بیماری کیلئے شفاء نازل کی ہے۔ قرآن و حدیث سے یہ بخوبی واضح ہو جاتا ہے کہ قرآن مجید تمام جسمانی و روحانی بیماریوں کے لئے باعث شفاء ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وننزل من القران ما هو شفاء و رحمة للمومنين

اسی لئے صحابہ کرامؓ سانپ بچھو کے کاٹے ہوئے آدمی پر بھی قرآن مجید کی کوئی آیت پڑھ کر دم فرماتے تو اس کو شفاء ہو جاتی۔

بہر کیف قرآن و حدیث کی دعائیں شفاء دینے والی ہیں لیکن یہ اسی وقت ہوگا جب کہ محل قبولیت کی صلاحیت رکھتا ہو اور فاعل میں اثر قبول کرنے کی صلاحیت موجود ہو۔ کیونکہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ کسی قوی مانع اور عدم صلاحیت کی وجہ سے اس کا پورا پورا اثر ظاہر نہیں ہوتا جیسے دواؤں کے استعمال میں عدم احتیاط یا اور کسی مانع قوی کی وجہ سے اثر اچھی طرح ظاہر نہیں ہوتا۔ اور جب طبیعت کے موافق دوا ہوتی ہے تو وہ فوراً فائدہ پہنچا دیتی ہے اسی طرح دل ہے کہ جب اس کے موافق دعائیں ہوں تو ان دعاؤں کا اثر ضرور پڑے گا لیکن اگر دعاؤں کا اثر بعض اوقات ظاہر نہیں ہوتا تو اس کیلئے دعا کرنے والا دعا کے وقت اللہ تعالیٰ کی طرف پورے طریق پر متوجہ نہیں ہوتا۔ اور حرام چیزوں کے کھانے پینے سے پرہیز نہیں کرتا۔ گناہ اور ظلم کے کاموں سے کنارہ کشی نہیں کرتا۔ اس لئے اس کی دعاؤں کا اثر نہیں ہوتا۔

اس کی مثال کمان کی طرح ہے اگر کمان نرم و کمزور ہے تو تیر بھی کمزوری ہی سے لگے گا۔ اور اگر کمان مضبوط ہے تو تیر تیزی سے نکل کر پوری طاقت سے جا لگے گا۔ اسی طرح دعا کرنے والا جیسا ہوگا ویسا ہی اس کی دعا کا اثر ہوگا اگر مومن مخلص ہے اور تمام شرائط کی پابندی کرتا ہے تو اسکی دعا قبول ہوگی۔ حدیث میں رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ غافل دل کی دعائیں قبول نہیں ہوتیں اور نہ حرام خور کی دعا قبول ہوتی ہے۔

یہاں یہ بتانا مقصود ہے کہ ہماری دعائیں ضرور قبول ہوتی ہیں جب کہ ان کی تمام شرطوں کی پوری پابندی کی جائے دعا کرنے والے کو چاہیے کہ پہلے ان تمام شرائط پر عمل کرے تاکہ اسکی کوششیں کامیاب ہوں۔

پہلی شرط یہ ہے کہ ایمان کامل کے ساتھ ساتھ اخلاص بھی ضروری ہے یعنی صرف اللہ تعالیٰ ہی کا خیال دل و دماغ اور زبان پر ہو غیر کا خیال بالکل نہ ہو کیونکہ اخلاص کے بغیر کوئی عمل قابل قبول نہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ **لن ينال الله لحومها ولا دمائها و لكن يناله التقوى منكم** (الحج)

یعنی اللہ تعالیٰ کو اس قربانی کا گوشت و خون نہیں پہنچتا ہے۔ لیکن تمہارا اخلاص و تقویٰ اسکو پہنچتا ہے۔ اور فرمایا: **وما امروا الا ليعبد و ا الله مخلصين له الدين. فادعوه مخلصين له الدين**۔

اجابتِ دعا کیلئے حضور قلب و اخلاص کامل ہونا ضروری ہے۔ ورنہ اگر زبان سے دعا کی اور دل ادھر ادھر کے خیالات میں لگا رہا تو وہ دعا قبول نہیں ہوگی۔ دوسری شرط یہ ہے کہ کھانا پینا حلال و پاکیزہ کمائی کا ہو۔ اگر حرام کی آمیزش ہوئی تو دعا قبول نہیں ہوگی۔ نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں۔

يطيل السفرا شعث اغبر يمديديه الى السماء يا رب يا رب و مطعمه حرام و مشربه حرام و ملبسه حرام و غذى بالحرام فانى يستجاب لذلك (مسلم)

پراگندہ سر اور گرد آلود آدمی لمبا سفر کرتا ہے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف اٹھا کر اے میرے رب اے میرے رب کہہ کر دعا کرتا ہے حالانکہ اس کا کھانا پینا پہننا حرام کا ہے اور حرام ہی سے اس کی پرورش ہوئی ہے۔تو اس کی دعا کس طرح قبول ہوگی۔اس لئے اللہ تعالیٰ نے نبیوں کو کسب حلال کا حکم دیا ہے۔**یایھا الرسل کلوا من الطیبت و اعملوا صالحا**۔ترجمہ: اے رسولو! حلال روزی کھاؤ اور نیک عمل کرو۔اور امتیوں کو بھی یہی حکم دیا۔**یا یھا الذین امنوا کلوا من طیبت ما رزقنکم** ۔

ترجمہ:اے مومنو! ہماری پاکیزہ دی ہوئی روزی میں سے کھاؤ۔تیسری شرط یہ ہے کہ دعا کرنے والا جھوٹ بولنے ،مکر و فریب دینے ،قمار بازی، شراب نوشی ،حسد و تکبر ،کینہ ،غیبت وچغلی وغیرہ گناہ کرنے سے بچے۔کیونکہ یہ سب گناہ کبیرہ ہیں۔

دعا کرنے والے کو چاہیے کہ تضرع وانکساری ،خشوع وخضوع سے دعا کرے اللہ تعالیٰ خود فرماتے ہیں ۔**ادعو ا ربکم تضرعا**۔اپنے رب کو گڑگڑا کر پکارو۔

یعنی انسان یہ سمجھے کہ میرا رب میری بات کو سنتا اور میری تمام حرکات وسکنات کو دیکھتا ہے۔وہ میرے سامنے موجود ہے۔وہ اپنے مانگنے والوں کو ضرور دیتا ہے۔محروم نہیں کرتا۔

دعاؤں میں اپنے گناہوں کا اقرار اور اس بات سے توبہ کرنی چاہیے کہ آئندہ ہرگز ایسا کام نہیں کریں گے دعا کرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کی تعریف کریں ۔پھر رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجے ۔پھر دعا کر کے اللہ تعالیٰ کی تعریف اور نبی ﷺ پر درود بھیج کر ختم کریں ۔رسول اکرم ﷺ فرماتے ہیں ۔**من کانت له حاجة الی الله تعالیٰ او الیٰ احد من بنی ادم فلیتوضا و لیحسن و ضوئه ثم لیصل رکعتین ثم یثن علی الله عزو جل و یصل علی النبی ﷺ** (ترمذی)

جس کسی کو اللہ تعالیٰ یا کسی انسان کی طرف ضرورت ہو تو اس کو چاہیے کہ وضو کر کے دو رکعتیں نماز پڑھے پھر اللہ تعالیٰ کی تعریف کرے اور رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجے پھر دعا کرے۔

کسی گناہ یا قطع رحم کیلئے دعا نہ کیجیے۔کیونکہ ایسی دعا قبول نہیں ہوتی ۔رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں **.یستجا ب للعبد ما لم ید ع با ثم اوقطیعة رحم** (مسلم)

بندے کی دعا قبول کی جاتی ہے جب تک کہ کسی گناہ یا قطع رحم کی دعا نہ کرے۔ہر دعا کرنے والے کو چاہیے کہ اپنے لئے دعا کو مخصوص نہ کرے رسول اللہ ﷺ نے ایک گنوار کو یہ دعا پڑھتے سنا:

اللھم ارحمنی ومحمدا ﷺ و لا ترحمنی معنا احدا (بخاری) اے اللہ مجھ پر اور محمد ﷺ پر رحم کر اور ہمارے ساتھ کسی اور پر رحم نہ کر۔تو آپ ﷺ نے فرمایا۔

لقد تحجرت واسعا۔یعنی خدا کی کشادہ رحمت کو روک دیا۔دعا کو آمین اور حمد پر ختم کرنا چاہیے رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو دعا کرتے دیکھا تو فرمایا۔**او جب ان ختم بامین** (ابوداؤد)

ترجمہ:واجب کر لیا گیا اگر ختم کیا آمین پر۔

اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ ہمیں دعا کرنے کا طریقہ سکھائے۔اور ہم سب کی مصیبتیں دور فرمائے ۔اور صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

بقیہ: جہاد بہت بڑی عبادت ہے

یقول مثل المجاهد فی سبیل الله و الله اعلم بمن یجاهد فی سبیله کمثل الصائم القائم و توکل الله للمجاهد فی سبیله بان یتوفا ہ ان یدخله الجنة او یر جعه سالما مع اجر او غنیمة ۔حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی مثال اور اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ کون اسکی راہ میں جہاد کرتا ہے ایسی ہے جیسے کوئی ہمیشہ دن کو روزے رکھے اور راتوں کو قیام کرے اور اللہ تعالیٰ نے اپنی راہ میں جہاد کرنے والے کا ذمہ لے رکھا ہے کہا اگر شہید ہو گیا تو جنت میں داخل ہوگا اور اگر زندہ سلامت واپس لوٹا تو ثواب اور مال غنیمت لے کر لوٹے گا۔(صحیح بخاری باب الجهاد) اور حدیث میں ہے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا۔**ای العمل افضل قال الصلوة علی میقاتها قلت ثم ای قال ثم بر الوالدین قلت ثم ای قال الجهاد فی سبیل الله** کہ کونسا عمل سب سے افضل ہے ارشاد فرمایا نماز پڑھنا میں نے عرض کیا پھر کونسا۔فرمایا والدین کے ساتھ نیکی کرنا پھر عرض گزار ہوئے کہ اسکے بعد؟ ارشاد فرمایا اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔تو اسکے بعد میں خاموش ہو گیا۔اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سب سے افضل عمل نماز وقت پر پڑھنا۔دوسرے نمبر پر ماں باپ کی خدمت کرنا اور تیسرے نمبر پر جہاد کرنے کی فرضیت ثابت ہوئی ہے۔دعا ہے کہ اللہ ہمیں کما حقہ جہاد کرنے اور مجاہدین کے ساتھ ہر قسم کا تعاون کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔آئندہ انشاء اللہ العزیز اقسام جہاد کے بارے میں عرض کرونگا۔دوسری قسط ہوگی۔

بک گئے ہم محمد مصطفےٰ کے ہاتھ پہ